بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ + عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
عدد ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۲ / سوموار ۲ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ۲۶ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۲۶ نومبر ۱۹۸۴ء / نمبر ۲۶۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت سیدہ صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو بھی وفا کی شرطوں کو پورا کرتا ہے ضرور مقرب لوگوں میں سے ہو جاتا ہے

اس مقصد کے لئے اس عورت کی طرح آنسو بہاؤ جس کا بچہ مر گیا ہو

تب خدا تعالیٰ بندے کے دل کو جو مکڑی کے گھر کی طرح کمزور ہوتا ہے مضبوط کر دیتا ہے

"جو ایک صبح بھی اپنے ربّ کے پاس دعا کرتے ہوئے اخلاص اور خالص نیت اور تقویٰ اور وفا کی شرطوں کو پورا کرتے ہوئے حاضر ہوتا ہے، ضرور وہ برگزیدہ اور محبوب اور مقرب لوگوں کی جگہ ہو جاتا ہے اور جو ربّ منّان کے حضور اس عورت کی طرح جس کا بچہ مر گیا ہو، آہیں بھرتا ہے اور اللہ جو کہ رحمت ہے اس سے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی قبولیت چاہتا ہے اور اس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا ٹھکانا معزز کیا جاتا ہے اور اس کو ہدایت دی جاتی ہے اور اس کا عقیدہ روشن دلائل کے ساتھ اس کے لئے مضبوط کیا جاتا ہے۔ وہ دلائل جو یاقوت کی طرح ہیں اور اس کے دل کو جو مکڑی کے گھر کی طرح کمزور ہوتا ہے، مضبوط کیا جاتا ہے اور اس کو ہاتھ کی وسعت اور تقویٰ کے دقائق دیئے جاتے ہیں اور روحانی لوگوں کی دعوت اور روحانی لوگوں کے کھانوں کی طرف بلایا جاتا ہے اور ہر حال میں وہ خواہشات پر غالب ہوتا ہے اور اس کو شرع کے مطابق جس طرح چاہتا ہے چلاتا ہے جیسے کسی نہایت فرمانبردار گھوڑے پر کوئی بہادر سوار ہوتا ہے! اور وہ دنیا کو نہیں چاہتا اور اس کی خاطر تکلیف اٹھاتا ہے اور نہ اس کے بچھڑے کو سجدہ کرتا ہے اور اللہ اس کا متولی ہو جاتا ہے اور وہ صالح لوگوں کا ہمیشہ ہی متولی ہے اور اس کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور ہلاک اور گمراہ کرنے والا نہیں رہتا اور نہ ہی باز کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے اور وہ اپنے سلوک کے مقاصد کو بزرگوں کی طرح دیکھتا ہے اور اس کے بادل خشک نہیں ہوتے بلکہ وہ ہر وقت رواں اور صاف پانی سے پیتا ہے اور اللہ نے ترغیب دی ہے کہ وہ اس مقام پر مداومت اور اس پر ثابت قدمی اور اس مقصد تک پہنچنے کے لئے دعا مانگتے رہیں کیونکہ یہ بڑا بلند مقام ہے اور اعلیٰ مقصد ہے جو اللہ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہوتا اور محض نفس کی کوشش سے نہیں ملتا۔ پس ضروری ہے کہ بندہ ہمیشہ اس کے حاصل کرنے کے لئے حضرت عزت کے حضور مضطر رہے اور اس سے اس مقصد میں قیام اور رکوع اور سجدے کے ساتھ اور خاک مذلت پر لوٹنے کے ساتھ کامیابی چاہے اپنے ہاتھ کو پھیلاتا ہوا اور بخشش اور رحمت کو طلب کرتا ہوا مضطر سائلوں کی طرح۔"

(ترجمہ از عربی: کرامات الصادقین صفحہ ۹۱ تا ۹۴)

خاکسار کا نوں کی تکلیف میں عرصہ چار سال سے مبتلا ہے چند دن ہوئے کہ یہ تکلیف زیادہ ہو گئی سی ایم ایچ ملتان میں چیک اپ کے بعد معلوم ہوا کہ ایک کان کا پردہ پھٹ گیا ہے اس لیے اس کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت اور خاندان مسیح موعود سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(چوہدری صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ ضلع لیہ)

میرے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب کو جو مثانہ کے کینسر سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ نے احباب جماعت کی پُرخلوص دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے معجزانہ طور پر پہلے سے قدرے افاقہ بخشا ہے جو ڈاکٹروں کے لئے حیران کن ہے اگرچہ مرض ۲۰ سے صرف ۲ حصے کم ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ شافی مطلق محض اپنے فضل اور اپنی رحمت خاص سے بھائی صاحب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیویارک میں کوئی صاحب انہیں بچی بوٹی پہنچا سکیں تو درج ذیل پتے پر رابطہ قائم کریں۔ (سیدہ نسیم سعید
۸۔ ح ۶ طفیل روڈ راولپنڈی چھاؤنی)

خاکسار کے والد ماسٹر احمد علی صاحب سول ہسپتال فیصل آباد سے واپس اپنے گھر واقع دارالعلوم آ گئے ہیں پہلے سے بہت افاقہ ہے تاہم دعاؤں کی ضرورت ہے۔ بازو پوری طرح حرکت نہیں کرتا۔ احباب دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرما دے۔ آمین۔

(نصیر احمد چوہدری متعلم جامعہ احمدیہ)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان ہوئے ایک ماہ گزر گیا ہے۔ برادران کرام فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے پیش نظر اپنے وعدہ جات جلد از جلد ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(وکیل المال اوّل)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۲۶ نبوت ۱۳۶۳ ہش

نماز میں لذت اور ذوق و شوق حاصل کرنے کا طریق

نماز کا حق اُس وقت ادا ہوتا ہے اور جسم کے ساتھ روح بھی اُس وقت نماز ادا کرتی ہے جب انسان کمال ذوق و شوق سے نماز پڑھے اور اسے نماز میں ایسی لذت محسوس ہو کہ اُس کے سامنے بڑی سے بڑی مادی لذت ہیچ نظر آئے نماز میں ایسی لذت اور ذوق و شوق کی کیفیت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور اُس کے حسن و احسان کے عرفان سے وہ بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نمازوں میں سرور اور ذوق و شوق کی کیفیت پیدا کرنے والی اِس بنیادی اصل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنےٰ سی بات ہو جب اُس کو پسند آ جاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اُس کی طرف کھنچا جاتا ہے اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اُس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزا اسی دن آ سکتا ہے جبکہ سب ذوق و شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

یہ بتانے کے بعد کہ نماز میں ذوق و شوق کی کیفیت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے حسن و احسان کی حقیقی معرفت حاصل ہو حضرت اقدس نے واضح فرمایا کہ حقیقی معرفت کے حصول کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دنیوی لذتوں اور خوشیوں سے اس درجہ دل برداشتہ ہو جاتا ہے کہ یہ اسے تلخی کے رنگ میں نظر آتی ہیں اور اس کی تمام لذتیں اور خوشیاں خدا تعالیٰ کو یاد کرنے، اُس کی عبادت بجا لانے اور اس سے دعائیں کرنے میں مرکوز ہوتی ہیں اور اسی لئے نماز میں ذوق و شوق کی کیفیت پیدا ہونے سے اُس میں اسے ایک خاص سرور اور لذت محسوس ہونے لگتی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت تک اپنے آپ کو (ہدایت یافتہ) نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل (ہدایت یافتہ) نہ ہو جاوے اور دل (ہدایت یافتہ) نہیں ہوتا جب تک وہ لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اس کے (ہدایت یافتہ) ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کے رنگ میں دکھائی دیتی ہیں۔ جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا ہوں بلکہ اور ہو گیا ہوں۔ پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے جیسے کسی عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ یہ ہے اصل جڑ ایمان کی۔ یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں۔ کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائمقام نہیں ہوتے اس لئے جب یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گزشتہ زندگی پر حسرت و افسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی کیوں پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ آئی۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

اس سے ظاہر ہے کہ معرفت الٰہی کی دولت بے مثال اور یہ کیفیت لازوال کہ انسان کو نماز میں لذت و سرور آنے لگے یہاں تک کہ ہر دوسری لذت اس کے سامنے ہیچ نظر آئے۔ اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل بدل جائے اور اس میں نماز کے لئے ایک کشش پیدا ہو جائے لیکن دل کا بدلنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ دل میں تبدیلی خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے لاتا ہے چنانچہ آپ اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اُس کو سمجھ آ جاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ دوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ اور بیدار کرتا ہے۔ باقی تمام جوارح آنکھ ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

جب یہ صورت ہے تو پھر انسان کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ ہی سے اُس کی معرفت طلب کرے اور اُس سے دعا کرے کہ وہ اپنی معرفت سے بہرہ ور کر کے اس کے دل کو بدل دے اور اُس میں نماز کے لئے ایسی کشش اور ایسا ذوق و شوق پیدا کر دے کہ اسے نماز میں لذت اور سرور آنے لگے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جب تک دل میں ذوق و شوق اور کشش پیدا نہ ہو۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ کسی حال میں بھی نماز کو ترک کرنے کا خیال دل میں نہ آنے دے اور بے ذوقی نماز ہی پڑھتا رہے لیکن ساتھ ہی بالالتزام دل میں اس ذوق و شوق پیدا ہونے کے لئے دعا کرتا رہے۔ اگر وہ صبر و استقلال سے نماز پر دوام اختیار کرے گا اور اُس میں بالالتزام دعا کرتا رہے گا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی تضرعات کو قبول کر کے اس کی مراد اسے عطا کر دے گا۔ یعنی اُس کے دل میں نماز کے لئے ذوق و شوق اور کشش پیدا ہو جائے گی اور اسے نمازوں میں ناقابل بیان سرور اور لذت آنے لگے گی۔ ایسا سرور اور ایسی لذت جس کے آگے ہر دنیوی اور مادی لذت اسے ہیچ نظر آئے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب خدا تعالیٰ اُس (یعنی انسان) پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اُس وقت اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کے متعلق

محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں نظر آئیں۔"

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت کا صحیح وقت بچپن ہی ہے:

خود نیک بنو تا بچے نیک بنیں!

(قسط دوم)

(مکرم نعمت اللہ بشارت، دکن صیغہ زود نویسی: ربوہ)

دین بچپن میں سیکھنا چاہیئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ایک اور خرابی یہ ہے کہ اور تو ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت پڑی ہے بچہ نے ابھی ہوش نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو۔ مگر ماں باپ اسے سکول بھیج دیتے ہیں اور گو وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آوارہ پھرتا ہے اس لیے سکول میں بیٹھا رہے گا۔ مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے کے ہیں انہیں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے۔ مگر نماز کے لیے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچہ کو نماز کے لیے جگاؤ تو کہتے ہیں۔ نہ جگاؤ نیند خراب ہوگی۔ لیکن اگر صبح امتحان کے لیے انسپیکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے گویا انسپیکٹر کے سامنے جانیکا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کے حضور جانے کے لیے جگا دیں۔ تو بچے کو بچپن میں بھی دین سکھانا چاہیئے۔ جو بچپن میں نہیں سکھاتے ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے۔ جسطرح بڑی عمر میں جو شخص علم سیکھنا شروع کرتا ہے وہ کبھی اعلیٰ ترقی نہیں کر سکتا۔ اس طرح بڑی عمر میں دین بھی نہیں سکھایا جا سکتا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں میں جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی۔ ۱۸-۱۸ سال تک کے لڑکے کے متعلق کہتے ہیں ابھی بچہ ہے۔ دین کی پابندی کرنے کے لیے سختی کرنیکی ضرورت نہیں حالانکہ چھوٹا سا بچہ جو چند سال کا ہوتا ہے اگر قلم اٹھا کر کہیں پھینک دیتا ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے کہ اگر کسی کتاب کو پھاڑ دیتا ہے تو ڈانٹا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر ابھی سے اسے نہ سمجھایا گیا تو اسے چیزیں خراب کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا۔ اور دین اس وقت سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے جب لڑکا سمجھتا ہے کہ اب تو میں استاد ہوں اور میں دوسروں کو سکھا سکتا ہوں اور اس وجہ سے کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ پس جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں گے کہ دین سیکھنے کا زمانہ بچپن ہے اور جب تک یہ نہ سمجھیں گے کہ ہمارا اثر بچپن میں ہی بچوں پر پڑ سکتا ہے تب تک بچے دیندار نہیں بن سکیں گے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۳۳ تا صفحہ ۱۳۴)

بری عادت کا خاتمہ ابتداء سے ہی ہونا چاہیئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

بچپن میں صحیح تربیت کے فقدان کے نتیجہ میں بعض اوقات ایک بچہ بری عادات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بڑے ہو کر نہ صرف یہ کہ وہ بری عادات اس کے لیے چھوڑنا مشکل ہو جاتی ہیں، بلکہ وہ اسے برا سمجھتا ہی نہیں۔ اور اسے اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ اس میں فلاں بری بات ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کی نسبت مجھے خبر دی گئی کہ وہ بہت گالیاں دیتا ہے ایک روز علیحدگی میں میں نے اسے نصیحت کی کہ میں نے سنا ہے آپ بہت گالیاں دیتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے انسان کے اپنے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے وہ یہ سنکر بے اختیار نہایت گندی اور فحش گالی دیکر کہنے لگا کون کہتا ہے میں گالیاں دیتا ہوں تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص معذور ہے۔ بلا ارادہ گالی اس کے منہ سے نکل جاتی ہے کیونکہ وہ چاہتا نہیں تھا کہ گالی دے مگر بے اختیار اس کے منہ سے گالی نکل گئی۔ اور وہ محسوس بھی نہیں کرتا تھا کہ میں تو اب بھی گالی دے رہا ہوں۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۶۳ تا صفحہ ۱۶۴)

پس جب کسی عیب کا انسان عادی ہو جاتا ہے تو وہ اس عیب کو عیب ہی نہیں سمجھتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ابتداء سے ہی اچھی عادات اختیار کی جائیں اور بچوں کو بری عادات سے روکا جائے۔

گناہ بچپن سے ہی پیدا ہوتا ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"گناہ انسان کے بلوغ سے پہلے پیدا ہوتا ہے جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں اب گناہ کرنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا بیج جو اس کے اندر تھا وہ درخت بن کر ظاہر ہو رہا ہے۔ ورنہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بیج نہ ہو اور درخت پیدا ہو جائے؟ ہرگز نہیں اگر گناہ کی قابلیت پہلے ہی نہ تھی تو پھر وہ بالغ ہونے پر کہاں سے آگئی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو پیدا ہونے سے بھی پہلے بعض بدیوں کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے ..... اخلاق مادہ کی چند خاصیتوں سے پیدا ہوتے ہیں وہی میلان اگر بچپن میں خراب ہو جائیں تو گو بچہ بالکل بے گناہ نظر آئے مگر اس کے اندر گناہ کے ارتکاب کا پورا سامان موجود ہوگا۔

اب ذرا سوچو تو سہی کہ گناہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے کیا گناہ ورثہ سے نہیں پیدا ہوتے۔ وہ قومیں جو کوئی خاص کام کرنیوالی ہوتی ہیں اس قسم کا میلان ان کی اولاد میں پایا جاتا ہے ایک ایسی قوم جس میں نسلاً بعد نسل بہادری کی روح نہ ہو اور اسے بہادر بنانے کی کوشش کی جائے۔ وہ لڑائی کے وقت بزدلی دکھائے گی یا ایسی بہادری نہیں اس سے ظاہر ہوگی۔ تو گو اس قسم کی باتوں سے اصلاح ہو سکتی ہے مگر پھر بھی ورثہ میں اثر ضرور ہوتا ہے ..... اب میں اس نقص سے اولاد کو محفوظ کرنے کا طریق بتاتا ہوں۔ پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے پس چاہیئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۳)

"بچپن کا تربیتی زاویہ نظر سے اہم پہلو"

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"طفولیت کا زمانہ بہت سے امور میں معافی چاہتا ہے گو وہ تربیت کا زمانہ ضرور ہوتا ہے ہم اس زمانہ میں بچے کو تربیت سے آزاد نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر کہا کرتے ہیں کہ بچہ ہے جانے دو وہ اول درجہ کے احمق ہوتے ہیں۔ وہ جانتے نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اس کے لیے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ درحقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سب سے زیادہ سیکھنے کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ اور اس عمر میں اس کی تربیت (دینی) اصول پر کرنی چاہیئے۔ پس گو بچہ بعض اعمال کے لحاظ سے معذور سمجھا جاتا ہے لیکن سیکھنے کا عمدہ زمانہ اس کی وہی عمر ہے۔"

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء)

(مشعل راہ - صفحہ ۵۹۵)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بچپن میں دو قوتیں بڑی تیز ہوتی ہیں:۔

اول:۔ ہر ایک چیز اندر چلی جاتی ہے

دوم:۔ خوب یاد رہتی ہے۔

بچہ کبھی دلائل نہیں پوچھتا کہ کیوں یہ بات ہے"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۳-۳۴)

تربیت کے لیے دو گر

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"عام علاجوں میں سے ایک یہ بھی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ بچوں کو بعض مفید فقرے یاد کروائے جائیں جن میں ان کو بتایا جائے کہ ہم یہ کریں گے یہ نہیں کریں گے۔ اس کا بھی بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

دوسری بات ..... یہ ہے کہ رات کو سونے سے پہلے دعا کی عادت ڈالی جائے کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر سونا جائز بھی نہیں ... . اگر بچوں کو بھی ایک ایک دعا یاد کرا دی جائے اور سونے سے پہلے اس دعا کا پڑھانا شروع کرایا جائے تو اس سے بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا ہو کہانیوں کے ذریعہ اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے بڑے آدمی کے لیے تو خالی وعظ کافی ہوتا ہے لیکن بچپن میں دلچسپی قائم رکھنے کے لیے کہانیاں ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کہانیاں جھوٹی ہوں۔ حضرت مسیح موعود ..... ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے کبھی حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان فرماتے کبھی حضرت نوحؑ کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت موسیٰؑ کا قصہ بیان فرماتے۔ مگر ہمارے لیے وہ کہانیاں ہی ہوتی تھیں گو وہ سچے واقعات ہوتے تھے ایک حاسد و محسود کا قصہ الف لیلہ ہی ہے وہ بھی سنایا کرتے تھے۔ وہ سچا ہے یا جھوٹا بہرحال اس میں ایک مفید سبق ہے اسی طرح ہم نے کئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت الاطفال جو کہ بچوں سے تعلق رکھتی ہیں آپ سے کہتی ہیں۔ پس بچپن میں تعلیم کو بہترین ذریعہ کہا جاتا ہے۔)

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء)
(مطبوعہ الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

بچوں کو تنبیہ

ایک بچہ کی خبر ملی کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر فرمایا:۔

"بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۱۵)

نرمی کا سلوک

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو سخت سر درد تھا۔ پاس بچوں اور عورتوں کا شور و غل بپا تھا مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے"

مولوی صاحب نے عرض کیا کہ پھر حضور کیوں حکم نہیں فرماتے۔ حضور نے فرمایا۔

"آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں میں تو نہیں کہہ سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳)

بڑی مصلحت

"ایک دفعہ بچپن میں حضرت میاں محمود احمد صاحب نے کھیلتے کھیلتے کچھ مسودات جلا دیئے اس پر حضور نے فرمایا:۔

"خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲)

بچوں کو مارنا شرک میں داخل ہے

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ حضرت مسیح موعود اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور اپنے بچوں کے لیے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵)

تربیت کے لیے انتہائی جذبہ کا ہونا ضروری ہے

عورتوں میں تربیت اولاد کے لیے ایک خاص جذبہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ انہیں ہر وقت اس بات کا خیال رہنا چاہیئے کہ ان کی اولاد نیک بنے متقی اور پرہیزگار ہو۔ اولاد کا مر جانا خدا تعالیٰ کے نافرمان ہونے کے مقابلہ میں انہیں زیادہ اچھا لگے۔ تربیت کی یہ روح ہر عورت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ تربیت اولاد کے اس جذبہ سے متعلق ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیان فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک عورت اپنے بیمار بچے کو لے کر حضرت مسیح موعود ..... کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا بچہ عیسائی ہو گیا ہے آپ اس کا علاج بھی کریں لیکن جو بات وہ اصرار کے ساتھ کہتی تھی وہ یہ تھی کہ آپ اس سے ایک دفعہ کلمہ پڑھوا دیں۔ پھر بے شک یہ مر جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود ..... نے اس لڑکے کو چونکہ بیمار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس بھیجا تا آپ اس کی بیماری کا علاج بھی کریں اور کچھ تبلیغ بھی کریں۔ لیکن وہ لڑکا بھی بڑا پختہ عقیدہ کلمہ پڑھنے سے بچنے کی خاطر ایک رات بھاگ کر چلا گیا۔ رات کو ہی اس کی ماں کو بھی پتہ چل گیا۔ وہ بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑی اور بٹالہ کے نزدیک سے اسے پکڑ کر پھر واپس لائی۔ آخر خدا نے اس کی سنی اس کا بیٹا ایمان لے آیا بعد میں گو وہ فوت بھی جلد ہو گیا۔ مگر اس عورت نے کہا۔ اب میرے دل کو ٹھنڈک پڑ گئی ہے موت سے پہلے اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے یہ ہوتی ہے صحیح تربیت۔

دنیا میں جتنے بھی نیک لوگ گزرے ہیں اور بزرگ اور اولیاء اللہ ہوئے ہیں ان کو اس مرتبہ تک پہنچانے میں ان کے والدین بلکہ خاصکر ان کی والدہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا واقعہ کون نہیں جانتا۔ کہ جب آپ حصول علم کے لیے گھر سے روانہ ہونے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو چالیس دینار دیئے اور ساتھ یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ نہیں بولنا خواہ کچھ ہو۔ چنانچہ ابھی آپ راستہ میں ہی تھے کہ آپ کے قافلہ کو ڈاکوؤں نے آلیا۔ جب آپ کی تلاشی لی گئی اور آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا چالیس دینار۔ اسے یقین نہ آیا۔ اس نے تلاشی لی تو واقعی چالیس دینار تھے وہ اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ ڈاکوؤں کے سردار نے آپ سے کہا کہ آپ کہہ دیتے کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے میری ماں نے سچ بولنے کی نصیحت کی تھی۔ میں جھوٹ کیسے بول سکتا تھا۔ اس پر اس نے توبہ کر لی۔ اور آئندہ سے اس برے کام سے باز آگیا۔

پس اگر صحیح معنوں میں اولاد کی تربیت کی جائے تو اولاد نہ صرف خود نیک اور متقی بنتی ہے۔ بلکہ دوسروں کی زندگی بھی سنوار دیا کرتی ہے۔ اور ایک دنیا ان سے روحانی فیض حاصل کر کے اپنے حقیقی مقصد کو حاصل کر لیتی ہے۔

خدا تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ کسی کا قرضہ نہیں رکھتا۔ وہ اچھی تربیت کرنے والے والدین کو اپنی رضا کی جنت میں داخل کر دیتا ہے اور انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ اور اس دنیا میں بھی وہ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرتا ہے۔ اور آخرت میں بھی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ نے فرمایا:۔

"میری ماں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بڑے بڑے درجات عطا کرے بہت سارے بچوں کی ماں تھیں مگر وہ کبھی نماز قضا نہ کرتیں۔ ایک چادر پاک صاف صرف اس لیے رکھی ہوئی تھی کہ نماز کے وقت اسے اوڑھ لیتیں۔ نماز پڑھ کر معاً اوپر کھونٹی پر لٹکا دیتیں۔ فرقان حمید کا پڑھنا کبھی قضا نہ کیا۔ بلکہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں قرآن مجید سنا، پھر گود میں سنا پھر ان سے ہی پڑھا۔ ....."

اللہ تعالیٰ رحم کرے میری والدہ پر انہوں نے اپنی زبان میں عجیب عجیب طرح کے نکات قرآن مجھکو بتائے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات تھی کہ اللہ تعالیٰ کی جس قسم کی فرمانبرداری کرو گے اسی قسم کے انعامات پاؤ گے۔ اور جس قسم کی نافرمانی کرو گے۔ اسی قسم کی سزا پاؤ گے۔"

(حیات نور صفحہ ۹)

اپنے والد کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ فرمایا:۔

"میرا باپ بڑے حوصلے والا اور امیر آدمی تھا۔ ہم ہر قسم کے میوے اپنے کھانے پر دیکھتے تھے اور ہر جگہ کے انار اور سیب وانگور وغیرہ کھانے کے ساتھ کھاتے تھے۔ مگر وہ ہم کو کبھی نقد پیسے نہیں دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شئی تم چاہو ہم تم کو منگا کر کھلا دیں گے۔ مگر نقد پیسے نہ دیں گے ایک دفعہ میں عید میں جا رہا تھا۔ میں نے کہا کہ آج تو مجھ کو پیسے دیجئے۔ فرمایا کہ جو کچھ کہو گے ہم تم کو منگا دیں گے۔ پیسے کیا کرو گے؟ اس وقت انہوں نے مجھ کو آدھ آنہ دیا تھا۔"

(حیات نور صفحہ ۶)

تربیت اولاد مالی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں۔ اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دے دیں ..... تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے ..... اس طرح ان مالی قربانیوں کے لیے جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے گی۔ اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے اور اس فرض کو ادا کرنے میں وہ کوئی کمزوری نہ دکھائیں گے ..... غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا یا جب بعض خاندانوں کے سب بچے باہم مل کر ایک اٹھنی ماہوار وقف جدید میں دے رہے ہوں گے تو یہ ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)
(مطبوعہ الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

مستقبل کے کاموں کیلئے تربیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

"اس لیے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا۔ کہ جماعت کے بچے اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں ان کے لیے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء)
(مطبوعہ ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

بچے کی تربیت پر ماحول کا اثر

پانچ چھ سال کی عمر کے بعد بچہ گھر کے ماحول سے باہر قدم رکھتا ہے۔ اور محلہ کے دوسرے بچوں سے اس کا واسطہ پڑتا ہے اور اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے تو پھر اس کا زیادہ وقت بچوں کے ساتھ گزرتا ہے اور یہی عمر اخلاق اپنانے کی ہے لہذا ایک بچہ بہت سے اخلاق دوسرے بچوں سے بھی سیکھتا ہے۔ اس لیے والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کا بچہ کن بچوں سے کھیلتا ہے کن کے ہمراہ پڑھنے جاتا ہے۔ ان کے اخلاق کیسے ہیں۔ اور اگر کسی بداخلاق بچے کے ساتھ اس کے تعلقات ہوں تو بچے کو اس کے ساتھ کھیلنے سے۔ پڑھنے سے منع کرنا چاہئے اور اس بچے کے بھی اخلاق بہتر بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہیئے۔

اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ باہر کا ماحول۔ سوسائٹی اور معاشرہ بھی بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے سوسائٹی کے بد اثر سے بچنے کے لیے ایک اصول بتایا کہ۔ کونوا مع الصادقین ہمیشہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ بڑے لوگوں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھو۔ ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالع ترا طالع کند

کہ اچھی صحبت اچھا معاشرہ انسان کو اچھا بنا دیتا ہے اور بری صحبت سے انسان کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں

اس کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے نہ تو بچوں پر سخت پابندی کی جائے کہ انہیں کسی سے ملنے کی ہی اجازت نہ دی جائے یا انہیں کھیلنے کی بھی اجازت نہ ہو اور نہ یہ کہ انہیں آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان کی نگرانی بھی نہ کی جائے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جبتک بچے کی صحبت اور مجلس نیک نہ ہوگی اس وقت تک ماں باپ کی کوشش بچوں کے اخلاق درست کرنے میں کارگر اور مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ بے شک ایک حد تک ان کی اچھی تربیت سے بچوں میں نیک خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بچے کی عمدہ تربیت کے ساتھ اس کی صحبت بھی اچھی نہ ہو۔ تو بد صحبت کا اثر تربیت کے اثر کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ اس کی تربیت کا ہونا نہ ہونا قریباً مساوی ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بد صحبت ایسی بدعادات بچے کے اندر پیدا کر دیتی ہے کہ آئندہ عمر میں ان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کے قلب میں متضاد کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں ایک طرف تو ماں باپ کی نیک تربیت اس کو نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری طرف بد صحبت بدی کا میلان اس کے اندر پیدا کرتی ہے اور وہ ہمیشہ اس کشمکش میں مبتلا رہتا ہے اور نفس لوامہ سے اس کو کبھی آزادی حاصل نہیں ہوتی۔ ماں باپ کی تربیت اگر خشیت اللہ اس کے اندر پیدا کرتی ہے تو بد صحبت اس کے مقابلہ میں اس کی ہمت اور حوصلے کو پست کر دیتی ہے پس کامل تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب اچھی تربیت کے ساتھ صحبت بھی اچھی ہے"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۹۸)

والدین کی اطاعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے اویس قرنی کے لیے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے۔ کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو "السلام علیکم" کی وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔

چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ جنہوں نے والدہ کی خدمت میں سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لیے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے ہماری تعلیم کیا ہے! صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا تبلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کرے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے ایسے نمونہ سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے پس نیک بختی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا اور رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۹۴ تا صفحہ ۲۹۵)

(جاری ہے)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔" (وکیل المال اوّل)

دعائیہ فہرست ننھے مجاہدین و ننھی مجاہدات

وقفِ جدید دفتر اطفال

(قسط نمبر ۸)

ضلع فیصل آباد

عزیزان بلال احمد، افتخار احمد، اویس نور احمد، شہزاد نور احمد، جابر رشید، عثمان بشیر، طاہر احمد، محمود احمد، ناصر احمد، ذوالفقار احمد، معاذ محمود، شیخ کلیم احمد، ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے ابا جان حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب

-: (محترمہ منزہ ولی صاحب اہلیہ مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب) :-

میرے سر پیارے ابا جان محترم حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب ۲۹ر نومبر ۱۹۸۳ء کو ہم سے جدا ہو گئے تھے۔ گو وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی باتیں اور یادیں کسی بھی طرح ہمارے قلب و ذہن سے جدا نہیں ہو سکتیں۔ گذشتہ سال آپ ان دنوں لاہور جنرل ہسپتال میں داخل تھے۔ علاج باقاعدگی سے جاری تھا۔ تمام ڈاکٹر بھی پُر امید تھے کیونکہ صحت بھی دن بدن بحال ہو رہی تھی۔ آپریشن بھی خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود کسے معلوم تھا کہ خدا کو کچھ اور ہی منظور ہے۔

؎ ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

ابا جان بہت ہی دعا گو انسان تھے۔ پنج وقتہ نماز پابندی سے باجماعت ادا کرتے اسی طرح نماز جمعہ بھی بہت اہتمام کے ساتھ ادا کرتے۔ سب کو جمعہ پر جانے کی تلقین کرتے آپ کثرت سے دعائیں کرتے تھے۔ سونے سے پہلے سب دعائیں دہراتے۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تمام دعائیں کثرت سے پڑھتے رات کا بہت کم حصہ سوتے تھے۔ تہجد کے لئے بھی بہت جلد اُٹھ جاتے اور خدا کے حضور رو رو کر بہت دعائیں کرتے اسی طرح نوافل بھی بہت پڑھتے رہتے تھے۔ قرآن مجید بھی کثرت سے پڑھتے تھے اور شام کو بچوں کو بھی قرآن پڑھاتے۔ بہت سے بچوں کو قرآن باترجمہ پڑھنا سکھایا اگر کبھی کسی کام سے باہر جانا پڑ جاتا تو آپ وہاں زیادہ دیر نہ ٹھہرتے تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہو۔ بہت ہی بے چین رہتے اور جلد واپس آجاتے۔ شاید اسی عبادت کا اثر تھا کہ خدا نے آپ کو اپنی وفات کی خبر بھی چند ماہ قبل ہی دے دی تھی۔ ماہ رمضان ۱۹۸۳ء میں جو آپ کی زندگی کا آخری رمضان تھا۔ گرمی کی شدت کے باوجود خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے آپ نے پورے روزے رکھے قرآن کریم کے کئی دور مکمل کئے اور بہت عبادت کی۔ اسی رمضان میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ماموں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم آپ کو لینے کے لئے آئے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ آپ کا مکان تیار ہو گیا ہے صرف چھت ڈالنی باقی ہے۔ چنانچہ اس خواب کے چند ماہ بعد ہی خدا نے آپ کو بلا لیا اور آپ نے نہایت صبر و ہمت سے بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان اپنے مولا کے سپرد کر دی۔ آپ ۲۹ر نومبر ۱۹۸۳ء کو صبح فجر کی اذان کے وقت اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بلنے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے اپنی ساری عمر دینی کاموں میں گذاری۔ سلسلہ کی بہت خدمت کی۔ سندھ میں بہت عرصہ اسٹیٹ میں کام کرتے رہے۔ اور معمولی تنخواہ میں بھی بہت صبر و شکر کے ساتھ گذارہ کیا۔ سادہ خوراک اور سادہ لباس کو ہمیشہ ترجیح دی۔ آپ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور مہمان نوازی سے بہت خوش ہوتے تھے۔ اکثر و بیشتر اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور غربا کی دعوت کا انتظام فرماتے رہتے اور بے حد خوشی محسوس کرتے۔ چندوں کی باقاعدگی کا بھی بہت خیال رکھتے اور ہر تحریک میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کرتے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تحریک وقفِ عارضی میں بھی اعزازی طور پر ۱۹۶۶ء سے لے کر ۱۹۸۰ء تک کام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاص فضل و کرم سے ہر نعمت سے نوازا۔ اولاد کی نعمت بھی عطا کی اور خدا کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کے ایک بیٹے صفی الرحمٰن خورشید مربی ہیں اور آج کل نائیجیریا میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے ولی الرحمٰن سنوری جو میرے شوہر ہیں وہ حدیقۃ المبشرین میں کام کر رہے ہیں۔

حکمت سے آپ کا خاندانی تعلق تھا۔ دراصل حکمت آپ کو وراثت میں ملی تھی۔ نیز حسن اخلاق اور انسانی ہمدردی کے باعث خدا نے آپ کے ہاتھ میں ایسی برکت ڈالی تھی کہ دور دور سے مریض چلے آتے تھے۔ آپ نہایت ہی پیار محبت اور دعاؤں کے ذریعہ ان کا علاج فرماتے۔ ان کے لئے بے حد پریشان رہتے اور بہت دعائیں کرتے۔

آپ دوا سے زیادہ دعا پر زور دیتے تھے۔ دعا پر بھی آپ بے حد یقین رکھتے تھے۔ خود بھی حضور کی خدمت اقدس میں خطوط لکھتے اور ہمیں بھی اس کی تلقین فرماتے اپنی بیماری کے دوران بھی باقاعدگی سے حضور کو خطوط لکھواتے رہے۔ اور پھر جواب کے شدت سے منتظر رہتے۔

ابا جان نہایت ہی پیار کرنے والی ہستی تھے۔ جس طرح مجھے اپنی بیٹی بنا کر خود لائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ محبت اور پیار سے پیش آئے اور کبھی بھی کسی کمی کو محسوس نہ ہونے دیا ہر بات کا خود خیال رکھتے تھے۔ اسی طرح آپ بچوں کے ساتھ بھی بہت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے اور خاص طور پر ان کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ہر معمولی سے معمولی بری بات کی شروع ہی سے تنبیہ فرماتے تاکہ بڑے ہو کر عادت نہ بن جائے۔ آپ فرماتے تھے کہ یہی عمر اصلاح کی ہے۔ میری دونوں بچیوں سے بہت ہی پیار کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک وہ دونوں ان کی کمی کو شدت سے محسوس کرتی ہیں۔ آپ گھر کے کاموں میں بھی بہت زیادہ ہاتھ بٹاتے تھے۔ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے کسی کو ذرہ بھر تکلیف دینا بھی پسند نہ فرماتے تھے اور دوسروں کی معمولی تکلیف پر بھی بہت جلد فکرمند ہو جاتے تھے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے ابا جان کے درجات بلند فرمائے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

○ میرے دادا جان مکرم عبدالرحیم کھوکھر صاحب آف گوجرانوالہ عرصہ دو سال سے انجائنا کے مرض میں مبتلا ہیں اور آج کل امریکہ بغرض علاج مقیم ہیں۔ ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے جو کہ ۲۹ کو متوقع ہے۔ جملہ احباب سے دادا جان موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وسیم احمد کھوکھر۔ گوجرانوالہ)

○ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ ایک عرصہ سے معدے کی گیس کی مرض میں مبتلا ہیں کافی علاج کروایا جا چکا ہے۔ مگر مکمل آرام نہیں آ رہا۔ خاکسار اُن کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہے احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(سیف اللہ باجوہ بول انجینئر ساہیوال)

○ میری ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بیوہ شیخ رشید احمد صاحب مرحوم دو ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ خاکسار بھی بیمار ہے آسانی سے چل نہیں سکتا۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت سے عرض ہے کہ ہم دونوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (شیخ عباد الرحمٰن کپورتھلوی ابن حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی لاہور)

○ میرے بھائی جناب بشارت احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(آفتاب احمد چوہان چک نمبر 15 ۹.B ضلع میانوالی)

○ میری بچی آسیہ عندلیب رشید مورخہ ۱۳ر نومبر سے شدید بیمار ہے جملہ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے

(محمد رشید خاں دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

○ — ماہنامہ تحریک جدید آپ خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے بچوں کو خصوصاً طالب علم بچوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

○ — جو دوست اس کے خریدار نہیں ہیں انہیں بھی مطالعہ کے لئے دیں اور اگر وہ خریدار بننا چاہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔

○ — اگر آپ کی طرف چندہ واجب الادا ہے تو مہربانی فرما کر ادائیگی کا انتظام فرمائیں

○ — پرچہ کے ریپر پر "توجہ طلب" کی مہر آپ کی یاددہانی کے لئے ہے۔

(انتظامیہ ماہنامہ تحریک جدید)

خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ — مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۵ ایوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۶۷۱

میں سید ناصر احمد خضر پاشا ولد حضرت اللہ پاشا صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کہکشاں کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

منور احمد دینس ولد محمد شریف دینس ۱۲۸/۴ الف گلی آزاد نگر اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

گواہ شد ۱ ناصر احمد بٹ وصیت نمبر ۲۳۳۸۷ ۱/۵ علی گڑھ کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

گواہ شد ۲ چوہدری اعجاز احمد وصیت ۱۵۳۹۲ ۳۰/۴ ڈی اسلام نگر سیکٹر ۴ الف اورنگی ٹاؤن کراچی

مسل ۲۵۶۷۳

میں بشیر احمد ظفر ولد عبدالکریم صاحب درویش قوم سہلی پیشہ ملازمت عمر ۴۳½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ڈی ۳۷۸ لطیف آباد حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ۸ ایکڑ زرعی زمین مالیتی =/۸۰۰۰۰ روپے

۲۔ رہائشی مکان ۳۷۸ ڈی لطیف آباد ۲ حیدرآباد مالیتی =/۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۱۰۸ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ — العبد —

بشیر احمد ظفر ولد عبدالکریم صاحب درویش کوارٹر نمبر ۳۷۸ ڈی لطیف آباد ۲ حیدرآباد

گواہ شد ۱ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد ۲ شریف احمد سنوری سیکرٹری مال حیدرآباد سندھ وصیت نمبر ۲۴۴۱۱

مسل ۲۵۶۷۴

میں مبارک احمد بٹ ولد خواجہ عبدالرحیم صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ ایک عدد مکان ۱۰۴/۴۶۲ واقع اورنگی ٹاؤن کراچی رقبہ ۸۰ گز مالیتی =/۵۰۰۰۰ روپے اسوقت مجھے مبلغ =/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد — مبارک احمد بٹ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱ — گواہ شد ۱ ناصر احمد بٹ ۱/۵ علی گڑھ کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

گواہ شد ۲ اعجاز احمد وصیت نمبر ۱۵۳۹۳ ۳۰/۴ ڈی اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

مسل ۲۵۶۷۵

میں سلیم اختر زوجہ مبارک احمد صاحب بٹ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ادا شدہ نقد رقم =/۳۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی چوڑیاں ۴ عدد بوزن ۳ تولہ =/۴۰۰۰ روپے (۳) زیور طلائی بالیاں ۲ عدد بوزن ½ تولہ =/۱۰۰۰ روپے (۴) انگوٹھی ایک عدد وزن ۳ ماشہ =/۵۲۵ روپے — میزان =/۱۰۵۲۵ روپے — اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الامۃ —

سلیم اختر زوجہ مبارک احمد صاحب بٹ ۱۰۰-۱/۴۴۳ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱۔ گواہ شد ۱ مبارک احمد بٹ خاوند موصیہ

گواہ شد ۲ اعجاز احمد وصیت ۱۵۳۹۳ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

مسل ۲۵۶۷۶

میں امۃ الحی بٹ بنت مبارک احمد صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات نکلس ۲ تولے مالیتی =/۴۰۰۰ روپے (۲) بندے ½ تولہ مالیتی =/۱۰۰۰ روپے (۳) انگوٹھی ½ تولہ مالیتی =/۱۰۰۰ روپے —

کل مالیتی =/۶۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ — روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الامۃ —

امۃ الحی بٹ بنت مبارک احمد بٹ ۱۰۰-۱/۴۴۳ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱۔ گواہ شد ۱ مبارک احمد بٹ والد موصیہ کراچی

گواہ شد ۲ چوہدری اعجاز احمد وصیت ۱۵۳۹۳ صدر حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۱

سچ اور بالکل سچ:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بخدا یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔ ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منور کر رہی ہے۔ اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے پس جس نے نفرت کرنا ہے کرے..... بخدا میری نظر ایک ہی پر ہے، جو میرے ساتھ ہے اور غیر اللہ ایک مری ہوئی کیڑی کے برابر بھی میری نظر میں نہیں۔"

(ازالہ اوہام - آخری صفحات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صف دوم کے معلمین کی چودھویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۱۵ جنوری ۱۹۸۵ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس میں بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو اور کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۱۵ دسمبر ۱۹۸۴ء تک مع کوائف نام مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ بستر اپنا لانا ہوگا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء صبح ساڑھے آٹھ بجے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات جیکب آباد میں ہوئی جہاں آپ اپنی بیٹیوں کو ملنے گئے ہوئے تھے۔ ۲۳ نومبر کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور اسی دن بعد نماز عصر البیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ تدفین مکمل ہونے پر مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نہایت ہی نیک سیرت بزرگ تھے پنجوقتہ نماز کے پابند اور اپنی اولاد کو بھی سختی سے پابندی کراتے تھے۔ مرحوم سلسلہ احمدیہ کے لیے بہت جوش رکھنے والے بزرگ تھے۔ مرحوم نے اپنے دو بیٹے بھی دین کے لیے وقف کر دیئے جن میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب عرصہ دراز سے انڈونیشیا میں اور مکرم مرزا محمد افضل صاحب امریکہ میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ صدمہ صبر اور حوصلہ سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا انیس احمد۔ کوارٹر ۷ تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

برائلر مرغ دستیاب ہے

ہمارے پولٹری فارم میں کثیر تعداد میں برائلر مرغ دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں:

عبدالباقی قریشی و طارق بٹ مرغ فروش
رحمت بازار۔ ربوہ

تحریک جدید اور لجنات

- تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ لجنات اس طرف توجہ اور بھرپور توجہ دیں۔
- وعدہ جات کی فہرست مکمل کر کے محترم وکیل المال صاحب اول کی خدمت میں پیش کریں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی رپورٹ دیں۔
- معاونین خصوصی کی طرف بھی توجہ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی کو بابرکت کرے آمین

اعلان نکاح تقریب رخصتانہ و ولیمہ

میرے بیٹے عزیزم ماہر رؤف خان و عزیزہ شہناز منہاس بنت مکرم محمد اکرم منہاس صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۴ء کو مکرمی چوہدری احمد جان صاحب نے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر بمکان میجر اختر صاحب ویسٹریج راولپنڈی کیا تھا۔

عزیزہ شہناز منہاس کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۴ء کو دلہن کے جائیوں کے گھر واقعہ ۷۰ ویسٹریج راولپنڈی میں انجام پائی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر غیر از جماعت احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور دو بجے بعد دوپہر عزیزہ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

خاکسار نے مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو ۸ بجے شب اپنے مکان پر وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت معززین نے شرکت فرمائی اور مولوی حیدر علی ظفر مربی لاہور نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لیے موجب خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(عبدالرؤف خان۔ آرڈیننس آفیسر۔ آفیسرز کالونی شاہی روڈ لاہور چھاؤنی)

ضرورت ہے

لاہور کی ایک لمیٹڈ فرم کو اپنے ہیڈ آفس کے لئے ایک بی۔ اے پاس ٹائپ جاننے والے تجربہ کار جنرل ڈیوٹی کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں فوری طور پر منیجر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ کی معرفت بھجوائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں.....؟

کپڑوں کی بہترین دھلائی کے لئے
خالص مصالحہ جات، خالص تیل سرسوں۔ کولہو
ٹیلیفون سوپ (رجسٹرڈ) (ایجنسی) احمد گرائنڈنگ مشین
پروپرائٹر حاجی شیخ نیاز احمد
چیمہ مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ ربوہ